ہر شخص اپنی قربانی اور ایثار کے مطابق بدلہ لے گا خدا تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رہنے دیتا

میرے مخاطب وہ لوگ ہیں جو خالص خدا تعالیٰ کیلئے قربانی کرتے ہیں

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ر دسمبر ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
میں نے سب سے پہلے سال تحریک جدید کا اعلان کرتے ہوئے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ایک تو وہ

آپس میں صلح کریں

لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ دیں اور ایک دوسرے کے ایسے قصور جو ذاتی ہوں اور ایسے جھگڑے جو دینی نہ ہوں ان کو بھلا دیں۔ اور دوسرے اپنے

بقائے ادا کرنے کی طرف توجہ کریں

کیونکہ جو پچھلا بقایا ادا نہیں کرتا وہ آئندہ کے لئے کس طرح وعدہ کر سکتا ہے۔ میری اس ہدایت کی سند رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک بیان سے بھی ہوتی ہے جو رمضان کی بعض ساعات کے متعلق ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کے ماتحت اس تحریک کے پہلے حصہ کا تیسرے سال کے لئے اعلان کرتے ہوئے وہی مہینہ آگیا ہے جس میں اس

راز کا انکشاف

کیا گیا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ دوستوں کو پھر اس کی طرف توجہ دلا دوں۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس گھڑی کی خبر دی جس میں دعائیں بالعموم سنی جاتی ہیں اور ایسی ساعات کا علم ہونا کوئی معمولی بات نہیں اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس خوشی میں گھر سے باہر آئے تا باقی احباب کو بھی اس وقت کی اطلاع دیں۔ اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر

آپؐ جب مسجد میں تشریف لائے

تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے آپؐ ان کی اس لڑائی اور اختلاف کے دور کرنے میں مصروف ہو گئے اور ادھر سے آپؐ کو اپنی توجہ ہٹانی پڑی۔ اس لئے جب پھر اس طرف متوجہ ہوئے تو وہ گھڑی آپؐ کو بھول چکی تھی۔ بلکہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولی ہی نہیں اللہ تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت اس گھڑی کی یاد اٹھالی گئی۔ پس آپؐ نے فرمایا کہ اس

اختلاف اور جھگڑے کی وجہ سے

اس گھڑی کا علم اٹھا لیا گیا ہے اس لئے اب اسے رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں اور ان میں سے بھی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس میں سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے لیلۃ القدر کے معنی ہیں وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد اسے حاصل ہوں گے اور کیا کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے

انسانی ترقی کے تمام فیصلے

لیلہ یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ جس طرح کہ اس کی جسمانی ترقی ظلمت میں ہوتی ہے قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی ترقی بھی متواتر ظلمتوں میں ہوتی ہے ماں کا پیٹ بھی کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور وہیں انسان کی جسمانی ترقیات کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ان ایام میں تربیت یا پرورش اچھی طرح نہ ہو تو آئندہ وہ بچہ کمزور ہوگا اس کی اخلاقی حالت بھی اچھی نہ ہوگی۔ اور وہ دنیا میں کوئی بڑے کام بھی نہیں کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی فقہاء نے ایام حمل میں عورت کا روزہ رکھنا ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ اس سے بچہ کی پرورش میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ایسے مواقع پر

طلاق کو بھی ناپسند کیا ہے

کیونکہ اس سے جو صدمہ ہوتا ہے اس سے بچے کی پرورش میں کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت میں اسلام نے نکاح کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے جذبات کے ہیجان کے باعث بھی بچے کی پرورش پر اثر پڑتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جماع کے وقت کے لئے ایک جامع دعا سکھلائی ہے جو ماں کے پیٹ میں اس کی تربیت کی ذمہ دار ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں بچہ کانوں سے کچھ نہیں سن سکتا صرف

ماں باپ کے خیالات

سے سبق سیکھتا ہے اس لئے اسلام نے سکھایا ہے کہ اس وقت یہ دعا کی جائے اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا۔ یعنی اے خدا شیطانی خیالات کو اس وقت ہم سے دور کر دے۔ کیونکہ ہم ایک نیا بندہ پیدا کرنے لگے ہیں۔ اگر اب تک ہماری رگوں میں خون کے ساتھ شیطان لوٹ رہا ہے تو اسے ہم سے علیحدہ کر دے تا آئندہ یہ سلسلہ نہ چل سکے اور اس کے نتیجہ میں جو اولاد تو ہمیں دینے والا ہے اسے شیطان سے الگ کر دے۔ تا

بدی کا سلسلہ یہیں منقطع ہو جائے

جو ماں باپ ان شہوات کے اوقات میں یہ دعا کریں کوئی وجہ نہیں کہ ان کی اولاد نیک نہ ہو اور شیطان کے اثر سے پاک نہ ہو۔ بشرطیکہ خلوص نیت سے یہ دعا کی جائے اور زبان کے ساتھ دل اور دماغ بھی اس دعا کے کرتے وقت شریک ہوں۔ پس شریعت نے بچے کی تربیت اور پرورش کے لئے ان دنوں میں خصوصاً احتیاط سکھائی ہے جب وہ ظلمات میں ہوتا ہے اور یہ احتیاط کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا ہے جب تک کہ

ظلمات کا سلسلہ

جاری رہتا ہے۔ رضاعت کے ایام بھی اسی سلسلہ کی لمبائی ہیں کیونکہ ان دنوں میں ابھی بچہ اپنی زندگی کے لئے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ماں کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے۔ چنانچہ اس وقت بھی ماں کو روزے رکھنے کی ممانعت کی ہے۔ اور بہت سی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں پس ترقیات کا فیصلہ ہمیشہ ظلمات میں ہوتا ہے۔ اور جس طرح جسمانی ترقیات ظلمات میں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی ترقیات بھی ظلمات میں ہی ہوتی ہیں ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس کی ابتدائی قربانیاں ہوتی ہیں۔ اس کی لیلۃ القدر ہی اس کی ترقیات کی عمر کا معیار ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جو شخص جتنا خدا کا پیارا ہو اتنے ہی زیادہ

اسے ابتلاء پیش آتے ہیں

کیونکہ اس کے لئے انعام بھی زیادہ مقدر ہوتے ہیں۔
غرض لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہے بعض قربانیاں مقبول نہیں ہوتیں جنگ بدر میں مکہ کے جو کفار مارے گئے ان کی قربانی خدا کے ہاں مقبول نہیں تھی پس وہ زمانہ لیلۃ القدر نہیں کہلا سکتا۔ مگر جو صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے ان کی

قربانی مقبول تھی

جس تکلیف کی اللہ تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلۃ القدر نہیں وہ سزا ہے عذاب ہے انتقام ہے مگر وہ تکلیف جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قیمت مقرر کی ہے وہ لیلۃ القدر ہے یعنی وہ ظلمت بلا اور دکھ جس کا بدلہ دینے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہو وہ لیلۃ القدر ہے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ میری قربانی کی کوئی قدر نہیں کی گئی۔ عربی میں بھی یہ لفظ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایسی ساعات مقرر کی ہیں کہ جن میں جو قربانی وہ کرے وہ ہمیشہ اس کی نظر میں مقبول ہوتی ہیں مگر ان کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ قوموں میں سے مخلصوں کو آپس میں لڑنا نہیں چاہیئے۔ منافق ہرگز گناہ کا باعث نہیں ہو سکتے مگر

پیچھے مومن اگر لڑیں تو ان کا لڑنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا - لیکن منافق اگر فتنہ و فساد پیدا کرتا ہے تو چونکہ وہ باغی ہے اس کے افعال کی مومنوں کو سزا نہیں ملتی بلکہ اگر مومن اس سے بچتے رہیں تو

انعام کے مستحق ہوتے ہیں

پس میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے لئے لیلۃ القدر آ رہی ہے۔ یعنی ایسے مصائب درپیش ہیں کہ جماعت کی روحانی اور اشاعتی زندگی خطرہ میں ہے اور اسلئے نصیحت کی تھی کہ آپس میں صلح کریں۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں - اس لئے اب جبکہ پھر رمضان کا مہینہ ہے اور لیلۃ القدر کی گھڑیاں قریب آ رہی ہیں اور جبکہ تندرستوں اور حاضروں نے خدا تعالےٰ کے لئے روزے رکھے اور تکلیف اٹھائی ہے - میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس تکلیف کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے

ایسا طریق اختیار کرو

جس سے وہ فائدہ حاصل ہوا کرتا ہے - اور وہ طریق یہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - یعنی یہ کہ باہمی لڑائی اور جھگڑے چھوڑ دو - تو لیلۃ القدر تمہیں یاد آ جائے گی ورنہ بھلا دی جائے گی ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بھولنا بھی دو قسم کا ہوتا ہے - جب افراد کی باہم لڑائی ہو تو وہ محروم رہ جاتے ہیں - باقی قوم کو وہ گھڑی مل جاتی ہے - مگر آخری عشرہ میں تلاش کرنے سے - لیکن اگر قوم کی لڑائی ہو تو ساری قوم محروم رہ جائے گی - اور تلاش کرنے سے بھی وہ حاصل نہیں ہوگی - بلکہ جب وہ وقت آئے گا لوگ سوتے ہی رہ جائیں گے اس لئے لڑائیاں اور جھگڑے چھوڑ دو اور

خدا تعالیٰ کے دین کیلئے متحد ہو جاؤ

ہاں یہ اتحاد منافق اور مخالف سے نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذلت مقدر ہو چکی ہے - وہ تو جب تک اخرجہ گروہ میں شامل ہو کر خود معافی نہ مانگے اس وقت تک کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا -

اس کے بعد میں نے جو دوسری بات کہی تھی کہ جب تک ایک شخص بقایا ادا نہ کرے تو تحریک جدید اسے کوئی نفع نہیں دے سکتی

اس کی طرف پھر توجہ دلاتا ہوں

دراصل جو شخص اپنے پہلے حقوق ادا نہ کرتے ہوئے مزید وعدے کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے مذہب کو اپنے اوپر پھینکتا ہے اور دنیا کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہوا خدا کو ناراض کر لیتا ہے - وہ سمجھتا ہے کہ دنیا کو کیا معلوم ہے کہ اس نے اپنا پچھلا وعدہ پورا نہیں کیا - لوگ تو خوش ہو جائیں گے کہ فلاں نے اتنا وعدہ کیا ہے - مگر اللہ تعالےٰ تو اس دھوکہ بازی کو خوب جانتا ہے - کہ اس شخص نے پہلے بھی دھوکہ کیا تھا اور اب پھر کرتا ہے - اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے

فرضی چندوں کی ادائیگی

کی طرف بھی توجہ کریں - اور اگر ادا نہیں کر سکتے تو دل میں ان کو ادا کرنے کا پختہ اقرار تو کر لیں - اور کوئی ایسا طریق مقرر کر لیں جس سے ادا کر سکیں - مثلاً کوئی قسط مقرر کر لیں - تب تحریک جدید کی طرف توجہ کریں - ورنہ تحریک جدید کا وعدہ ان کی ترقی کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا - اگر دوست یہ دونوں باتیں کریں یعنی مومن اور مخلص لوگ دلوں سے بغض نکال کر

باہم محبت پیدا کریں اور لقا ادا کریں

اور پھر تحریک جدید میں حصہ لے سکیں تو لیں بلکہ اگر توفیق ہو تو تحریک جدید میں حصہ لینا بھی ضروری سمجھیں تو پھر ترقیات کے دروازے ان پر کھل سکتے ہیں -

تحریک جدید میں حصہ لینا اگرچہ میں نے اختیاری رکھا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ اس میں حصہ لینے سے کوتاہی کی جا سکتی ہے یہ تحریک اختیاری تو میں نے اس لئے رکھی ہے کہ اس کو زیادہ ثواب الٰہی تحریکوں میں حصہ لینے سے ہوتا ہے جو خود اختیاری ہوں - حکم کو تو منافق بھی مان لیتا ہے - ماہواری چندوں میں تو منافق بھی شامل ہوتے ہیں - بلکہ ضرور ہوتے ہیں - مصداق چور کی داڑھی میں تنکا - وہ جانتے ہیں کہ اگر ہم نے سستی کی تو ہمارا پول کھل جائے گا - گو مخلص تو بعض دفعہ سستی کر جائے گا - مگر منافق نہیں کرے گا - وہ ضرور کوشش کرے گا کہ یہ کلنک کا ٹیکا اسے نہ لگے - ورنہ وہ بالکل ننگا ہو جائے گا - مگر خود اختیاری تحریکوں میں آ کر

اس کا بھید کھل جاتا ہے

کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ ان میں حصہ لینا ضروری نہیں ہے - پس اس میں مخلص کے اخلاص کے اظہار کا زیادہ موقعہ ہوتا ہے -

ایک بات اور بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جو شخص ہر نیکی اس لئے کرتا ہے کہ اسے جنت ملے گی وہ اعلےٰ درجہ کا مومن نہیں ہے - مومن تو وہ ضرور ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت ہے کہ وہ مومن ہے ..... پس نوافل اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں - یعنی ہر وہ عبادت جو انسان کی مرضی پر چھوڑ دی گئی ہو نوافل ادا کرتے کرتے

انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے

کہ خدا تعالےٰ اس کے ہاتھ بن جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے پاؤں بن جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے - آنکھیں بن جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے - غرض کہ وہ دنیا میں

خدا تعالےٰ کا ظہور اور بروز

بن جاتا ہے جس طرح بانسری میں سے بجانے والے کی آواز نکلتی ہے - اسی طرح خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ بولتا اور دیکھتا ہے - جب اس کی نگاہ کسی چیز کو بُرا دیکھتی ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس چیز کو بُرا ہی کر دیتا ہے - ایسے ہی لوگوں میں سے ایک شخص ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ السلام کے سامنے کھڑا تھا وہ بالکل کنگال تھا - اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور بال پریشان تھے اس کی پھوپھی پر ایک مقدمہ تھا جس کی حرکت سے اتفاقاً کسی کا دانت ٹوٹ گیا تھا - یہ غریب صحابی دوسرے فریق کی منتیں کر رہا تھا کہ میری پھوپھی نے شرارتاً ایسا نہیں کیا اتفاقاً ایسا ہوا ہے - مگر دوسرا فریق مصر تھا کہ نہیں ضرور اس کی پھوپھی کا دانت توڑا جائے گا -

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

بھی سمجھتے تھے کہ شرارتاً ایسا نہیں ہوا - اسلئے آپ نے بھی سفارش کی مگر دوسرے فریق نے کہا کہ نہیں ہمارا حق ہے جو ہم ضرور لیں گے جب انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کو بھی رد کر دیا تو اس صحابی کو جوش آ گیا اور اس نے کہا خدا کی قسم میری پھوپھی کا دانت نہیں توڑا جائے گا - وہ غریب آدمی تھا اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں لڑوں گا اور تمہیں ایسا کرنے سے باز رکھوں گا - بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ میں

خدا تعالےٰ سے اپیل

کروں گا - جب اس نے یہ قسم کھائی تو دوسرے فریق کے دل ڈر گئے - اور وہی لوگ جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش بھی نہ مانی تھی خود بخود کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم نے معاف کر دیا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا تعلق بندہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں کپڑے پھٹے ہوتے ہیں اور جسم پر مٹی پڑی ہوتی ہے مگر جب وہ

خدا تعالیٰ کے نام پر قسم

کھا لیتا ہے تو خدا تعالےٰ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے - یہی مطلب ہے اس کا کہ خدا تعالےٰ نوافل کے ذریعہ بندہ کی زبان بن جاتا ہے - آنکھیں بن جاتا ہے - ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہے - یعنی اخلاص کے ساتھ وہ جس طرف تک جاتا ہے خدا تعالےٰ کے سبب فرشتے اس طرف لگ جاتے ہیں - اور یکھتے ہیں کہ وہی ہو جو یہ چاہتا ہے - اور یہ مقام نوافل کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے -

پس میں نے چاہا کہ تمہارے لئے ایسا موقعہ بہم پہنچاؤں - اور ایسی قربانیاں مقرر کروں جو تمہاری مرضی پر موقوف ہوں تا جو لوگ اپنی مرضی سے قربانیاں کریں - خدا تعالےٰ ان کے ہاتھ پاؤں کان آنکھیں اور زبان بن جائے - چنانچہ اسی شوریٰ پر

صدر انجمن کی مالی مشکلات

کے دور کرنے کے لئے بھی میں نے اسی طرح نفلی چندے اور قرضے ہی مقرر کئے ہیں - اب تمہارا اختیار ہے کہ ان جانی و مالی قربانیوں کو اختیار کر کے قرب الٰہی حاصل کرو یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کے ظہور اور بروز بن جاؤ

مگر میں اس موقعہ پر ایک اور بات سے بھی ہوشیار کر دینا چاہتا ہوں - بعض لوگ نادانی سے قربانی کے بعد اس امید میں رہتے ہیں کہ ادھر وہ قربانی کریں اور ادھر ان کو دولت مل جائے - وہ نادان یہ نہیں جانتے کہ دولت وہ ہے جو خدا تعالیٰ دے - نہ کہ وہ خود بخود تجویز کریں - ایسے

نادان لوگ ہتھیلی پر سرسوں

جمانا چاہتے ہیں اور دنیوی نعمتوں کا نام فضل رکھتے ہیں - حالانکہ اصل نعمت وہ ہے جو موت کے بعد ملتی ہے - اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا میں بھی اپنے بندوں کو ذلیل نہیں رکھنا اور چاہتے ہیں بادشاہت دے دیتے ہیں - مگر بادشاہت قومی ہوتی ہے انفرادی نہیں - مسلمانوں کو جب بادشاہت ملی تو سارے ہی تو عمرؓ اور عثمانؓ نہیں بن گئے تھے - غریب مسلمان اس وقت بھی موجود تھے - اگر نہیں تھے تو زکوٰۃ کسے ملتی تھی - اور صدقات کن کو دئے جاتے تھے - تو

دنیوی اموال کا وعدہ

قومی طور پر ہوتا ہے - انفرادی وعدے ایسے ہوتے ہیں کہ مثلاً رمضان کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے انعام ہوتے ہیں مگر روزے کا انعام میں خود ہوں - اب کوئی بدبخت اگر روزے رکھ کر یہ سمجھے کہ میری تنخواہ پانچ سے چھ روپیہ ماہوار ہو جانی چاہیئے تو وہ کتنا نادان ہوگا

خدا تعالیٰ تو کہتا ہے

کہ میں خود اسے مل جاتا ہوں مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں مجھے آپ کی ضرورت نہیں آپ اپنے گھر میں رہیں اور مجھے صرف ایک روپیہ ماہوار مل جائے ...... اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ روزے کے بدلہ میں میں خود مل جاتا ہوں

مگر وہ کہتے ہیں کہ حضور ایک روپیہ بھی نہیں دے دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے روپیہ بھی دینا ہے تو دے۔ اس کے فضلوں کو کون روک سکتا ہے۔ مگر دنیوی وعدے جماعتی ہوتے ہیں انفرادی نہیں۔ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں کہ ہم تمہیں دولت دیں گے۔ یہ ہے کہ ہم تمہاری قوم کو بادشاہت دیں گے۔ تم اگر تحریک جدید پر عمل شروع کر دو۔ تو آج یا کل یا پرسوں نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی مرضی ہوگی

تمہاری قوم کو ضرور بادشاہت مل جائے گی

دیکھو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے تین سو سال کے بعد ایک محدود بادشاہت دی تھی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیس پچیس سال میں ہی ایک وسیع بادشاہت عطا فرما دی۔ پس خدا تعالیٰ نے بحیثیت قوم تم کو بھی یقیناً بادشاہت دے گا لیکن اس کے وقت کا لحاظ خدا تعالیٰ کو ہی ہے۔ ہاں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ پہلے مسیح کی قوم کو جس سرعت سے ترقی ملی تھی اس سے بہت زیادہ سرعت سے ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اور پھر جو ہم سے وعدے ہیں وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تین سو سال کے اندر جماعت احمدیہ سب دنیا پر غالب آجائے گی۔ اور اس کے مخالف صرف چوہڑے اور چماروں کی طرح کمزور اور قلیل التعداد ہو جائیں گے۔ مگر یہ بادشاہت قومی ہوگی۔ لیکن

خدا تعالیٰ کا قرب

ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ دنیا چھوٹی ہے اس لئے ہر ایک کو نہیں مل سکتی۔ مگر خدا بڑا ہے اس لئے ہر شخص اسے پا سکتا ہے۔ کیا تم جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہو پانی کے ایک گلاس سے سیر ہو سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ لیکن دریائے اٹک سے سب اپنی پیاس بجھا سکتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی وسعت کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں۔ پس

دنیا ایک متاع قلیل ہے

ایک ٹھنڈا کوزے کا پانی ہے۔ اسے اگر تقسیم کر دو گے تو کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرے گا۔ پس جو وعدہ ہر شخص سے ہے وہ دنیا کا نہیں۔ وہ روحانی وعدہ ہے۔ دنیوی وعدہ صرف قومی وعدہ ہے۔ پس جو اس لئے قربانی کرتا ہے کہ اسے دولت مل جائے وہ نادان ہے۔ اور اعلےٰ کو چھوڑ کر ادنےٰ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس

اس نکتہ کو سمجھ کر قربانی کرو

تا کوئی ٹھوکر نہ لگے۔ اور اس میراثی کی مثال نہ بن جاؤ۔ ٹھوکریں ہمیشہ ایسے ہی خیالات سے لگتی ہیں۔ کہ مجھے فلاں خطاب نہیں ملا۔ میرے لڑکے کو فلاں عہدہ نہیں ملا۔ یہ رشتہ نہیں ہوا۔ فلاں شخص سے ہمارا جھگڑا تھا وہ ہمارے حق میں فیصلہ نہیں ہوا۔ لیکن جس شخص کی نیت ہی خدا کو ملنے کی ہو۔ اسے ابتلاء کس طرح آ سکتا ہے۔ اس کے پاس تو جب کوئی منافق جا کر کہے کہ تمہیں

دنیوی دولت

نہیں ملی۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں نے مانگی ہی کب تھی۔ جب اسے کہا جاتا ہے کہ تمہارے ساتھ فلاں رعایت نہیں کی گئی۔ تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی خواہش ہی کب کی تھی۔ مجھے تو صرف

خدا تعالیٰ سے ملنے کی خواہش

تھی۔ اور وہ مجھے ملا ہوا ہے۔ ایسے شخص کو ابتلاء نہیں آ سکتا۔ ابتلاء ہمیشہ اسے ہی آتا ہے جو بظاہر تو خدا خدا پکارتا ہے مگر اس کے دل سے دنیا دنیا کی صدائیں نکل رہی ہوتی ہیں۔

پس اگر تم خدا کے ہو جاؤ۔ اور اُسے اپنا مقصود قرار دے کر قربانیاں کرو۔ تو ساری دنیا مل کر بھی تمہارے لئے

ٹھوکر کا سامان

پیدا نہیں کر سکتی۔ اور تم اس چیز کے مستحق ہو سکتے ہو جس کے مقابل میں کوئی اور چیز نہیں رکھی جا سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب مکہ فتح کیا۔ تو مکہ کے لوگ آپ کے پاس آئے جن کی نگاہیں ایمان سے پوری طرح روشناس نہ ہونے کے ابھی دنیا ہی کی طرف تھیں۔ اس کے بعد کی

ایک جنگ

میں کچھ اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ اموال ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ ایک انصاری نوجوان نے کسی مجلس میں کہا۔ کہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیئے ہیں۔ آپ کو اس کا علم ہوا تو

اکابر انصار

کو بلایا۔ اور دریافت کیا کہ مجھے ایسی بات پہنچی ہے۔ انصار رو پڑے۔ اور کہا کہ کسی نادان نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں اے انصار تم کہہ سکتے ہو کہ ہم نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس وقت جگہ دی جب اُسے کوئی جگہ نہ دیتا

تھا۔ اور اس کے شہر والوں نے اسے نکال دیا تھا۔ پھر اسکے لئے

عزت اور فتح مندی

حاصل کی۔ تو اس نے اموال اپنے رشتہ داروں کو بانٹ دیئے۔ اس پر انصار کی چیخیں نکل گئیں اور انہوں نے پھر کہا۔ یا رسول اللہ ہم ایسا نہیں کہتے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ تم اسی بات کو ایک اور طرح بھی کہہ سکتے ہو۔ اور وہ اس طرح کہ جس کو خدا نے تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا وہ

مکہ کی پیدائش تھی

تھی۔ مگر خدا اسے مدینہ میں لے گیا اور پھر خدا نے اپنے زور اور طاقت سے مکہ کو اس کے لئے فتح کیا۔ اس وقت مکہ والوں کا خیال تھا کہ ان کی چیز انہیں مل جائے گی مگر مکہ والے بھیڑ اور بکریاں کو لے گئے۔ اور مدینہ والے خدا کے رسول کو لے کر اپنے شہر کی طرف چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ بے شک یہ بات ایک نادان کے منہ سے نکلی ہے مگر اس کی وجہ سے اب تمہیں اس دنیا کی حکومت نہیں مل سکتی۔ اب تمہاری

خدمات کا بدلہ

تمہیں حوضِ کوثر پر ہی ملے گا۔ دیکھو تو تیرہ صدیاں گذر چکی ہیں۔ اور چودھویں صدی گذر رہی ہے اس عرصہ میں ہر قوم ہی اسلام کی بدولت بادشاہ بنی ہے۔ مگر

کوئی انصاری بادشاہ نہیں ہو سکا

سو بعض اوقات ایک شخص کا قول ساری قوم کے لئے نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔

پس وہ جو قربانی اس لئے کرتے ہیں کہ کوئی عہدہ ملے وہ ہرگز میری آواز پر لبیک نہ کہیں۔ ایسے لوگ میرے مخاطب نہیں ہیں۔ میرے مخاطب وہ ہیں۔ جو میرے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ جو میرے لئے قربانی کرتا ہے وہ ہرگز ایسا نہ کرے۔ کیونکہ میں تو خود کمزور اور بیمار ہوں۔ کسی کا احسان نہیں اُٹھا سکتا۔ میرے ناتواں کندھے اس بوجھ کی برداشت نہیں کر سکتے۔ پس

میں اپنے لئے نہیں مانگتا

نہ ہی اس کی مجھے عادت اور ہمت ہے۔ جو خدا کے لئے دیتا ہے۔ وہ دے۔ اور اس کا خود خدا ہوگا۔ خدا پر ہی اس ... اگر وہ چاہے۔ تو اسے دنیا بھی دے دے۔ اور چاہے تو انعام آخرت پر ملتوی رکھے۔ ہر ملے بہر اخلاص سے قربان کرتا ہے اس کی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ زمین ممکن ہے ٹل سکتی ہے۔ آسمان ... سکتا ہے۔ سورج مٹایا جا سکتا ہے۔ مگر خدا کا وعدہ کا

خدا کے لئے ڈالا ہوا دانہ

کبھی ضائع نہیں جا سکتا۔ وہ ضرور نکلتا ہے خواہ اس دنیا میں نکلے۔ اور خواہ آخرت میں۔ مومن کی قربانی کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔

پس میرے مخاطب وہی ہیں۔ جو خدا کے لئے قربانی کرتے ہیں نہ کہ میرے لئے۔ اور قربانی کرتے وقت خدا کو مدنظر رکھتے ہیں نہ کہ دنیا کو۔ ان کو بشارت ہو کہ

ہر شخص اپنی قربانی اور ایثار کے مطابق بدلہ لے گا

خدا تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رہنے دیتا وہ ضرور اس جہان میں بھی روحانی رنگ میں بھی۔ اور جسمانی رنگ میں بھی تقویٰ کے رنگ میں بھی۔ اور قوتِ عمل کے رنگ میں بھی

ضرور بدلہ دے گا

یہ وہی بہتر جانتا ہے۔ کہ کسے کس رنگ میں بدلہ دینا مفید ہو سکتا ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ بعض لوگوں کے لئے علم اور بعض کے لئے مال اور بعض کے لئے اطمینانِ قلب ٹھوکر کا موجب ہو جاتا ہے۔ پس وہ کیوں اپنے بندے کو ٹھوکر دے۔ نادان سمجھتا ہے۔ کہ مجھے ایک خاص انعام نہیں ملا۔ تو مجھے کچھ نہیں ملا۔ حالانکہ اس کے لئے اس صورت میں انعام کا نہ ملنا ہی انعام کا ملنا ہوتا ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۳ء)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست بعمر ۴۵ سال شریف خوش صورت اور صحت تسلی بخش آمد تین سو روپے ماہوار ان کی پہلی بیوی بوجہ دماغی عارضہ بیمار ہے۔ اور ان کا خانگی نظام بالکل درہم برہم ہے۔ اور مجبوراً انہیں عقد ثانی کی ضرورت درپیش ہے۔ لڑکی مخلص خاندان کی بیس سے تیس سال تک کی عمر والی بیوہ یا باکرہ ہو۔ خواہشمند احباب سابقہ میں نظارت ہذا سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

نمازِ جنازہ غائب

قادیان ۱۰ مارچ محترم مولانا عبد الرحمن صاحب ... نے کل بعد نماز جمعہ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(۱) مکرم خان ... زاد بھائی سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم (۲) مکرم مولوی مصلح الدین صاحب ... مشرقی پاکستان (۳) ... صاحب ... اللہ تعالیٰ ... جوار رحمت میں ... سے اور سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قسم کی جماعت چاہتے تھے

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کے دوسرے اجلاس میں محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ نے پُر لطف تربیتی تقریر فرمائی۔ اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا۔ محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانا۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذالک مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت منھم مغفرۃ و اجراً عظیماً۔

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آخری آیات)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی و امی کی جماعت کا نقشہ کھینچا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت بھی انہیں اغراض اور مقاصد کے لئے قائم کی جانی تھی اس لئے اس کا نقشہ بھی وہی ہونا چاہئے۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ جمعہ) کا منشاء بھی یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسا گروہ ہی پیدا کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے
کہ فضل اور جود الٰہی نے مقرر
کر رکھا ہے کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو
صحابہؓ کے رنگ میں لانے گا“
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۲)
اسی طرح آپ فرماتے ہیں ؎
مسیحِ وقت اب دُنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سو پہلے ہم وہ خوبیاں دیکھتے ہیں جو صحابہؓ میں پیدا ہوئیں جن کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے محبوب بن گئے اور ہمیشہ کے لئے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ واللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے کا خطاب پایا۔ وہی خوبیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے تھے کہ آپ کی جماعت میں پیدا ہو جائیں جیسا کہ میں آگے بتاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان میں وہی خوبیاں دیکھنا چاہتے تھے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ بیان کرتا ہوں
اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس کو تمام دینوں کے اوپر غالب کرے اور اللہ کافی ہے شہادت دینے والا (یعنی اگرچہ اس بیچھنا مشکل ہے کہ اسلام کا غلبہ تمام دنیا کے اوپر کیسے ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ یہ گواہی دیتا ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ اور اس کی گواہی کافی ہے کیونکہ وہ اسلام کی قوت اور طاقت کو جانتا ہے اور اس کے اختیار کرنے میں جو خوبیاں پیدا ہوں گی ان کو بھی جانتا ہے۔ وہ خوبیاں ایسی ہیں کہ جب بھی کسی قوم میں پیدا ہوتی ہیں وہ غالب ہو کر رہتی ہے) آگے فرماتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے اور جو اس کے ساتھ ہیں وہ کفار کے مقابلہ میں بہت سخت ہیں (یعنی کفار کی باتیں اور ان کی خصلتیں اور ان کی برائیاں، اور ان کی مخالفتیں ان کے اوپر اثر انداز نہیں ہو سکتیں بلکہ وہ ایسی مضبوط چٹان کی طرح ہیں جس کو تیز و تند ہوا یا پانی کے تھپیڑے ذرہ بھر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔ لیکن اس قدر سخت ہونے کے باوجود) وہ رحماء بینھم ہیں یعنی آپس میں رحم دل ہیں اور ایک دوسرے کے حقیقی غم خوار اور سراپا اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق ذرہ بھر کدورت یا منافرت یا دشمنی اپنے دلوں میں نہیں رکھتے۔ اور انہیں اپنے جسم کے اعضاء کی طرح سمجھتے ہیں)
آگے فرماتا ہے تو ان کو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے اور سجدے کرنے والے اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے متلاشی ہیں (یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں تا انہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشنودی حاصل ہو) ان کے چہروں سے ان کے سجدوں کا اثر ظاہر ہوتا ہے (یعنی عبادت الٰہی کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک نور نظر آتا ہے) یہی ان کی مثال بیان کی گئی ہے توراۃ میں اور یہی ان کی مثال ہے انجیل میں۔ وہ کھیتی کے اس بیج کی طرح ہیں جس نے اپنا سبزہ نکالا۔ پھر وہ مضبوط اور موٹا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اپنی ساقوں پر قائم ہو گیا۔ اور وہ بونے والے کو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے (یہی حال ان کمزور مسلمانوں کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ انہیں درجۂ استحکام اور مضبوطی بخشے گا۔ اور وہ اپنے اخلاق اور اطوار میں نہایت خوبصورت نظر آئیں گے) ان کی یہ ترقیات کفار کو بہت غصہ دلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے لئے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول یہ کہ یہ ہدایت اور حق ہے یعنی اس کی صداقتیں غیر متزلزل ہیں اور انسانوں کی حقیقی اور صحیح راہ نمائی کرتی ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اور کوئی صداقتیں پیش نہیں کی جا سکتیں اور دنیا کو ان کے سامنے عاجز ہونا پڑے گا۔ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی اس کے دلائل کی مضبوطی۔ اس کی ہر مرحلہ پر راہ نمائی کی خاصیت اور اس کی دینی صداقتوں کو بیان کرنے کی قوت ایسی ہے کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر کے رہے گی۔ اس کے مقابلہ کی کوئی تاب نہ لا سکے گا۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسی جماعت دی ہے جو ان خوبیوں سے متصف ہے۔
(۱) اشداء علی الکفار۔ یعنی کفار کے مقابلہ میں نہایت سخت۔ ان کے بد اثرات سے کلیۃً محفوظ۔ اپنے گرد اعلےٰ اخلاق اور نیک اعمال کی ایسی مضبوط دیوار بنا لینے والے کہ اس میں شیطان نقب نہیں لگا سکتا اور اپنے چیلے چانٹوں کے ذریعہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ وہ بے شک چاروں طرف سے قسم قسم کی برائیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی برائی ان تک راہ نہیں پا سکتی۔ وہ ہر مقابلہ کے وقت اور ہر لحاظ سے کفار پر بھاری ہیں۔ ان کی ریس اور پیروی کرنے والے نہیں بلکہ خود ان کے لئے نمونہ قائم کرنے والے ہیں۔
اس میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سب سے بڑا اور خطرناک کافر انسان کا نفس امارہ ہوتا ہے جو اس کو ہر وقت خدا تعالیٰ سے دور کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اس کو شہوت پرستی اور ہوا و ہوس کے راستہ پر چلانا چاہتا ہے۔ اور اس کے سامنے مادہ پرست اقوام کی مثالیں پیش کر کے اسی راستہ پر چلنے کی اسے تلقین کرتا ہے۔ سو سب سے پہلے اس نفس امارہ کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اس میں کامیاب ہو جائے تو باقی سب مقابلوں میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے شکست نہیں کھاتا۔

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ کفار اور مادہ پرست لوگوں کے بد اثرات سے بچے رہتے بلکہ اپنا اثر ان کے اوپر ڈالتے ہیں۔ اگر جسمانی مقابلہ آ جائے۔ تو اس میں بھی پیچھے نہیں ہٹتے اور اخلاقی مقابلہ میں بھی ان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ کفار کی کوئی برائی بھی اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دیتے۔ اور ایک مضبوط چٹان کی طرح ہیں۔ وہ اپنی رہنمائی اور اپنی طرز زندگی اور اپنے طور و طریق کے لئے غیر قوموں کی طرف نہیں دیکھتے بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور انہی کی پیروی کرتے ہیں جس سے ان کے اندر وہ خوبصورتی پیدا ہوئی جو دوسرے لوگوں کو کھینچنے اور اپنے پیچھے چلانے کا موجب ہوئی اور دنیا میں وہ روحانی تغیر پیدا ہوا جو اس سے پہلے کبھی پیدا نہ ہوا تھا۔ اگر وہ کفر کے مقابلہ میں ایسے شدید نہ ہوتے تو یہ تغیر بھی پیدا نہ ہوتا۔
(۲) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی دوسری خوبی اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ رحماء بینھم ہیں۔ یعنی آپس میں حد درجہ کے شفیق اور ہمدرد۔ اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والے اور اس کے رنج و غم میں شریک ہونے والے۔ ساری جماعت یوں معلوم ہوتی ہے کہ حقیقی بھائی اکٹھے ہو رہے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے سے کوئی رنجش نہیں۔ کوئی چپقلش نہیں۔ کوئی عداوت نہیں۔ کوئی منافرت نہیں۔ کوئی حسد نہیں۔ ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے والے اور بھائیوں کی ترقیات دیکھ کر خوش ہونے والے۔ نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے۔
یہ خوبی بھی کوئی معمولی خوبی نہیں۔ اس کے صحیح رنگ میں پیدا ہونے کے لئے ہی جماعت بنتی ہے۔ یہ خوبی جماعت کے مختلف حصوں کو یوں بنا دیتی ہے۔ جیسے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔ باہم اتحاد و اتفاق جماعت بندی کی جان ہے۔ آپس میں دشمنی اور عداوت سے جو نقصان جماعت کے شیرازہ کو پہنچتا ہے کسی اور چیز سے نہیں پہنچتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ وہ اپنے بھائیوں کے آگے [illegible]

نے پیش کی ہیں۔ کیا مجال کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کے خلاف سختی دکھا جائے۔ اگر کسی سے کوئی قصور ہو جاتا تو دوسرا اس کو معاف کرنے میں جلدی کرتا۔ اگر کسی کو کوئی ضرورت پیش آجاتی تو دوسرا قربانی اور ایثار کے لئے فوراً تیار ہو جاتا۔ حقیقی بھائیوں نے بھی وہ نمونہ کہاں دکھانا ہے جو انہوں نے دکھایا۔ ہجرت کے وقت خود بے جگہ ہوئے اور اپنے بھائیوں کو جگہ دی۔ خود بے آرام ہوئے اور اپنے بھائیوں کو آرام پہنچایا اپنی بیویوں کو طلاقیں دے کر اپنے بھائیوں کے گھروں کو آباد کیا۔ خدا کے رسول نے بتایا تھا کہ بنی آدم ایک دوسرے کے لئے اعضاء کی طرح ہیں۔ انہوں نے ثابت کر دکھایا کہ واقعی ایسا ہے اور واقعی ایک کی تکلیف دوسرے کی تکلیف ہے اور ایک کا آرام دوسرے کا آرام۔

اسی خوبی سے دنیا میں جنت کا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے بڑائیاں ختم ہوتی ہیں کوئی فساد نہیں رہتا۔ رنجشیں اٹھ جاتی ہیں۔ جنت کی طرح معاشرہ میں سلاماً سلاما والی بات پیدا ہو جاتی ہے۔ نزعنا ما فی صدورھم من غلٍّ والا نظارہ نظر آتا ہے۔ تمام تر توجہ نیکیوں میں ترقی کی طرف رہتی ہے ایمان پرورش پاتا ہے۔

(۳) تیسری خوبی جو اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کی بیان فرمائی ہے۔ وہ ہے تراھم رکعاً یعنی تو ان کو دیکھے گا خدا کے لئے رکوع کرنے والے۔ یا تو اضع اور تذلل اختیار کرنے والے عبادتوں میں بھی اور باقی اوقات میں بھی۔ رکع الی اللّٰہ کے معنے اطمأن الیہ کے بھی ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کی طرف اطمینان پا گیا۔ اس لحاظ سے راکع کے معنے ہیں ایسے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی طرف اطمینان پانے والا کہ ہر وقت اسی کی طرف جھکا رہے اور اس کے سامنے تذلل اختیار کئے رہے یعنی اس ایمان لانے والی جماعت کے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے دل ہر وقت اور ہر حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف جھکے رہتے ہیں۔ گویا ان کو وہیں اطمینان حاصل ہو رہا ہے کسی اور جگہ نہیں۔ ایک دنیا دار آدمی ہر وقت دنیا کی طرف متوجہ رہتا ہے لیکن یہ ایمان لانے والے اس کے برعکس ہر وقت اپنے خدا کی طرف ہی دیکھتے ہیں اور اسی کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ اور اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ اسی میں ان کو لذت اور اطمینان ملتا ہے

انقطاع عن الدنیا مومن کی ایک بنیادی علامت ہے جس کو جس چیز کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ اسی کی طرف جھکتا ہے ایک دنیا دار کا جھکاؤ تمام تر دنیا اور اس

کے مشاغل کی طرف ہوتا ہے۔ لیکن ایک باخدا انسان کا جھکاؤ ہر وقت خدا کے آگے ہوتا ہے۔ دنیا اس کی نظر سے اوجھل ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی حال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تھا۔

(۴) ان کی چوتھی خوبی اللہ تعالےٰ نے سجداً بیان فرمائی۔ یعنی سجدے کرنے والے سجدہ سے مراد انتہائی جھکاؤ اور تذلل کے ہوتے ہیں گویا اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے آگے ڈال دے۔ وہ صرف تذلل ہی اختیار کرنے والے نہیں بلکہ تذلل کو انتہا تک پہنچا دینے والے ہیں یہاں تک کہ ان کا ایک ایک ذرہ خدا تعالےٰ کے آگے سجدہ میں رہتا ہے۔ ان کی نمازیں اور ان کی عبادت کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ اس خدائے عظیم کو عرش سے جھکا کر اپنی طرف متوجہ کر دیتی ہیں اور وہ ان کی دستگیری کے لئے توجہ فرماتا ہے۔ سجود والی کیفیت اپنے اندر ایک عجیب شان رکھتی ہے اور عجیب طور سے خدا تعالےٰ کے فضل اور رحمت کو کھینچتی ہے۔

(۵) یبتغون فضلاً من اللّٰہ ورضواناً ان کی پانچویں خصوصیت بتائی گئی ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رضا کے طالب رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد خدا کی رضا حاصل کرنا ہے۔ ان کا کوئی کام ایسا نہیں جس سے خدا کا رضا جوئی کے سوا کچھ اور مقصود ہو۔ گویا انہیں ایک گوہر ہاتھ آگیا اور اسی کے گرد ہر وقت گھومتے ہیں اور اسی کی رضا کو اپنی زندگی کا مقصد بناتے ہیں۔ کسی اور چیز سے تعلق محسوس نہیں کرتے۔ باقی سب طرف سے ان کی نظر بند ہوتی ہے۔ صرف رب محسن و احسان کا مالک نظر آ رہا ہوتا ہے۔

(۶) چھٹی خصوصیت یہ بتائی کہ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود یعنی ان کے سجدوں کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی پیشانی ان کے سجدوں کی غمازی کر رہی ہوتی ہے۔ خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت اور اس کی محبت اپنے ساتھ ایک روشنی اور نور لاتی ہے۔ وہ روشنی اور نور ان کے چہروں سے عیاں ہوتا ہے۔

بعد کی آیات کے آخر میں اللہ تعالےٰ نے ان صفات کے رکھنے والی جماعت کی مثال ایک ایسی کھیتی کے ساتھ دی ہے جو اپنا سبزہ نکالتی ہے۔ پہلے وہ سبزہ بہت کمزور ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ اس کے سوٹے مضبوط اور خوب موٹے ہو جاتے ہیں اور وہ بہت اچھی طرح سے زمین میں قائم ہو جاتا ہے۔ تب وہ بہت ہی پسندیدہ نظر آتا ہے اور اس کا مالک اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ ایسا

ایسی ہی وہ جماعت پہلے نہایت درجہ کمزور اور بے سروسامان ہوگی لیکن آہستہ آہستہ ان اعلےٰ صفات کی وجہ سے اللہ تعالےٰ اسے مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جائے گا یہاں تک کہ اس کی اچھائی لوگوں کی نظروں میں عجیب معلوم ہوگی اور وہ حیرت سے دیکھیں گے کہ ان پر یہ عظیم الشان تبدیلی کہاں سے آگئی اور ساری مخالفتوں اور بے سروسامانی کے باوجود انہیں یہ مضبوطی کہاں سے حاصل ہو گئی۔ یہ اخلاق کی خوبصورتی کہاں سے پیدا ہو گئی۔ اس وقت مخالف اور معاند ان کی ترقی دیکھ کر غیظ و غضب سے جل جائیں گے۔ ایسے ایمان اور اعمال صالحہ رکھنے والے لوگ اللہ تعالےٰ کی مغفرت کے نیچے ہوں گے اور اس کی طرف سے بڑے بڑے اجر پائیں گے۔

حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی یہ صفات اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ایسی جماعت نے ہی اسلام کی شان اور شوکت کے ظاہر ہونے کا موجب بننا تھا۔ انہی صفات کی مالک جماعت آپؐ کے ظل کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی جانی مقدر تھی تاکہ ان کے ہاتھوں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ظہور پذیر ہو۔ ایسی جماعت کے سوا یہ کام ممکن نہیں۔ یہ زمانہ دجالی فتنہ کا زمانہ ہے۔ مادیت اپنے انتہائی زور پر ہے۔ انسانوں کی روحانیت مردہ ہو چکی ہے۔ تاریکی کا دور دورہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے۔ مادیت کو اعلان اور روحانیت کے ساتھ بدلنے کے لئے۔ اس تاریکی کو دور کرنے اور انسانوں کو زندہ کرنے کے لئے ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو فی الحقیقت وہ صفات رکھتی ہو جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں اور اسی روحانی قوت کی وارث ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی گئی تھی۔

یہ خوبیاں درحقیقت ان اعمال صالحہ کے نچوڑ کے طور پر پیدا ہوتی ہیں جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایمان کے ساتھ لازم ٹھہرائے ہیں۔ اگر وہ اعمال صالحہ سارے کے سارے بجا نہ لائے جائیں تو نہ ہی کفار اور کفر کے خلاف وہ شدت اختیار ہو سکتی ہے جو اشداء علی الکفار میں بیان کی گئی ہے۔ نہ ہی مومنوں کا آپس میں وہ اتحاد ہو سکتا ہے جو رحماء بینھم کا نقشہ رہے نہ ہی اللہ تعالےٰ کے حضور میں جھکاؤ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو تراھم رکعاً بتا رہا ہے نہ ہی وہ دائمی سجدہ نصیب ہو سکتا ہے جس کا نقشہ سجداً میں کھینچا گیا ہے اور نہ ہی دنیا سے ایسا انقطاع نصیب ہو سکتا ہے کہ اس

کا ابتداء اور اس کا منتہیٰ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی تلاش کے سوا اور کچھ نہ ہو جیسا کہ یبتغون فضلاً من اللّٰہ و رضواناً ظاہر کر رہا ہے۔ سو جب اللہ تعالےٰ نے صحابہ کی یہ خوبیاں بیان کیں تو اس سے یہ بتا دیا کہ انہوں نے اعمال صالحہ کما حقہ اختیار کر دی اور اس وجہ سے ان صفات کے حامل ہوئے جو اسلام کو دنیا میں قائم کرنے اور اس کو تمام دینوں پر غالب کرنے کے لئے ضروری تھیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی چونکہ مومنوں کی جماعت سے یہی کام لینا تھا اس لئے ان میں بھی انہی صفات کی ضرورت تھی۔ اور یہی صفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں پیدا ہوتی دیکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھتے وقت جو اشتہار اس سلسلہ کے قیام کی غرض بھی بیان کرتا ہے اور اس میں جو صفات پیدا ہونی ضروری ہیں وہ بھی بیان کرتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ سب کا سب گویا اسی آیت کی تفسیر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیرہ کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگایا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا

ہیں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور اس روح خبیثہ کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاحِ طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔ اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے کہ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔ فالحمد لہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً۔ اسلمنا لہ۔ ھو مولانا فی الدنیا والآخرۃ۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۲-۸۵۳ طبع اول)

اس کے بعد کچھ عرصہ بعد ایک اور کتاب میں بھی آپ فرماتے ہیں:-

"رب احی الاسلام بجهد همتی وحماتی وکلامی واعد نضرته وحبره وسبره ومزّق کل معاند ومکابره۔ رب ارنی کیف تحیی الموتیٰ۔ ارنی وجوهاً ذوی الشمائل الایمانیة ونفوساً ذوی الحکمة الیمانیة وعیوناً باکیةً من خوفک وقلوباً مقشعرة عند ذکرک واهلاً تقیاً یؤمّهم الی الحق والصواب ویتبعون ظلال الحبائب والاطائب۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۶ طبع اول)

ترجمہ:- اے میرے رب تو میری کوشش اور ہمت اور دعا اور کلام سے اسلام کو زندہ فرما۔ اور میرے ذریعہ اس کی خوبصورتی کو ظاہر کر۔ اور ہر ایک دشمن اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اے میرے رب تو مجھے دکھا کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی شمائل رکھنے والے ہوں اور ایسے لوگ دے جو حکمت یمانی رکھتے ہوں۔ اور ایسی آنکھیں جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں اور ایسے دل جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جانے والے ہوں۔ اور ایسی خالص فطرت رکھنے والے جو حق اور راستی کی طرف لوٹنے والے ہوں۔ اور محبوبوں اور مطہروں کے سائے کے پیچھے چلنے والے ہوں۔

اسی جگہ تھوڑا سا آگے چل کر حضور اس دعا کی قبولیت کا ذکر فرماتے ہیں:-

فسمع اللّٰہ دعائی وتضرّعی والتجائی وبشّرنی بفتوحات من عنده وتأییدات من جنده وقال لا تخف انی معک وماشٍ مع مشیک انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق۔ وجدتک ما وجدتک۔ انی مهین من اراد اهانتک وانی معین من اراد اعانتک انت منی وسرّک سرّی وانت مرادی ومعی۔ انت وجیه فی حضرتی۔ اخترتک لنفسی۔ هذا ما بشّرنی ربی وملجأی عند احتیاجی والله لو سُخّر لی ملوک الارض کلهم ونُحتت علیّ خزائن العالم کلها ما اسرّنی کسروری من ذالک۔ رب انی ملئت من آلائک واشربت من بحار نعمائک رب بلّغ شکری ارجاء سمائک وتعال وادخل فی قلبی بجمیع ضیائک۔ انی آثرتک ورسولک علی سواک وانسلخت من نفسی راغباً فی رضائک ولک محامدی لا تحصیٰ انت حبیبی واختیاری ودثاری وشعاری۔

ننگ و نام و عزت [illegible] ریختیم
یار آمیزد مگر با ما بخاک آمیختیم
دل بدادیم از کف و جاں در [illegible] انداختیم
واز پئے وصل نگارے حیلہا انگیختیم

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۴۱ بار اول)

ترجمہ:- پس اللہ نے میری دعا اور عاجزی اور التجا سن لی اور مجھے اپنی طرف سے فتوحات اور اپنے لشکر کی تائیدات کی بشارت دی اور کہا کہ تو کوئی خوف نہ کر۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور چلنے والا ہوں تیرے چلنے کے ساتھ۔ تو مجھے ایسا پیارا ہے کہ لوگ اس کو نہیں جان سکتے۔ میں نے تجھے پایا جو پایا۔ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیرے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا اور میں اس کی مدد کروں گا جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا۔ تو مجھ سے ہے تیرا بھید میرا بھید ہے اور تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔ یہ ہے جو میرے رب نے مجھے بشارت دی۔ وہ میری حاجت کے وقت میری پناہ ہے۔ اور خدا کی قسم اگر تمام جہان کے بادشاہ میرے تحت ہو جاتے اور سارے عالم کے خزانے مجھے دیئے جاتے تو مجھے وہ لذت نہ آتی جو اس خطیبہ سے آئی۔ اے میرے پیارے رب میں تیری نعمتوں سے بھر گیا ہوں اور ان کے سمندروں سے پلایا گیا ہوں۔ اے میرے رب میرے شکر کو آسمان کے کناروں تک پہنچا اور آ اور میرے دل میں اپنی تمام روشنی کے ساتھ داخل ہو جا۔ میں نے تجھے اور تیرے رسول کو تیرے غیر پر چن لیا ہے اور میں اپنے نفس سے باہر آ گیا ہوں اور تیری رضا میں راغب ہو گیا ہوں اور تیرے لئے میرے بے شمار حمد ہیں اور تو میرا محبوب اور میرا اختیار (باہر کا کپڑا) اور میرا شعار (اندر کا کپڑا) ہے۔

آپ کی اس دعا میں یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو باخدا انسانوں کی جماعت عطا فرمائے۔ قبولیت بھی اسی میں شامل ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر ہے کہ آپ کے متبعین میں بکثرت ایسے لوگ پائے جائیں۔

ایسی جماعت دیکھنے کے لئے کس قدر جوش آپ کے اندر تھا اور کس قدر تڑپ تھی اس کا ایک حد تک اندازہ آپ کی کتابوں اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے ہو سکتا ہے۔

خزائنِ قمران کے صحیفے

(بقیہ صفحہ اوّل)

پلاسٹک کا لیپ چڑھا دیا۔ اور پھر ایک خاص درجہ حرارت کے شوریرہ بیلنے کو کباب کی طرح ادھر اُدھر بھونا۔ پھر ایک چکی کی طرح گھومنے والی آری سے ایسے کاٹا جیسے قلم کی نب میں قط لگاتے ہیں۔ اس خاص قسم کی آری سے انہوں نے لمبائی کی طرف سکرول کی اوپر کی تہ آلو کی طرح چھیل ڈالی۔ اس طرح یکے بعد دیگرے سنگتر سے چھیلنے کی طرح پر سارا سکرول کھول کر رکھ دیا۔ یہ خیال رہے کہ ہر چھلکا اتارنے کے بعد پلاسٹک کا لیپ کر کے پھر وہی عمل دہراتے تھے اس طرح ہر صفحہ علیحدہ علیحدہ ہوتا جاتا تھا اور کمال یہ ہے کہ اس احتیاط اور چابک دستی سے آری گھماتے تھے کہ ایک حرف بھی نہیں کٹا۔ اس طرح ایک ایک صفحہ یا پترا الگ الگ کر کے صاف کیا گیا۔ اور پھر شیشے میں رکھ کر فوٹو لئے گئے۔ ۱۹۵۶ء کے شروع میں یہ کام ختم ہو گیا تھا۔ بعد میں پتہ لگا کہ یہ بائیبل پرانی عبرانی زبان میں ہے۔ جس میں سے صرف پانچ فیصد حصہ زنگ کھا گیا ہے۔ عبارت کے اسلوب بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ پہلی صدی کے نصف آخر کی زبان ہے۔ اور کاتب صاحب نے (آجکل کی طرح) کئی ہجے اور گرائمر کی غلطیاں کی ہوئی ہیں اس کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔

غار نمبر ۳۔ یہ غار اپنی اہمیت اور خزائن کی فراوانی کے لحاظ سے ارباب علم و دانش کے نزدیک سب سے زیادہ سنسنی پیدا کرنے والی ہے۔ اس کی دریافت بھی عجیب حالات میں ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں غار نمبر ۱ میں کام کرنے والے چند نوجوان مزدور بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے پاس ہی ایک جھاڑی کے سایہ میں ایک بڈھا لیٹا اونگھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد بوڑھا پر دا اٹھ کر نوجوانوں کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ میرے نوجوانی کے زمانہ میں ایک روز میں ایک زخمی خرگوش کا تعاقب کر رہا تھا کہ وہ سامنے غار میں جا چھپا۔ میں بھی ڈنڈا ہاتھ میں لے کر اس کے پیچھے غار میں داخل ہو گیا۔ اندر خرگوش تو کہیں غائب ہو گیا۔ لیکن میں نے وہاں ایک قدیم مٹی کا چراغ اور چار مٹکے پڑے ہوئے دیکھے تھے۔ بوڑھے بدو کی زبانی یہ بات سنتے ہی چند منچلے اور مہم پسند نوجوان دوسرے ہی دن آ دھمکے۔ پوری دو دن رہے

۔۔۔ اور روشنی لے کر بوڑھے کی نشاندہی پر اس غار میں گھس گئے۔ یہ غار وادیٔ قمران کی عمودی چٹان کی شمالی جانب کھنڈرات کے پاس ہی ہے۔ سامنے کے چھوٹے سے سوراخ کے بعد انہوں نے یہ شہرۂ آفاق غار نمبر ۴ دریافت کی۔ وہاں سے نکلے ہوئے مسودات یروشلم میں تیرہ ہزار پونڈ میں بکے۔ کچھ عجائب گھر عمّان نے ایک سینٹی میٹر فی پاؤنڈ کے حساب سے خریدے۔ اردن گورنمنٹ نے بھی ان میں سے پندرہ ہزار پونڈ کے مسودات خریدے۔ پھر دیکھا دیکھی پاپائے روم کیتھولک کنیڈا، انگلستان، اٹلی، جرمنی اور امریکہ نے بھاری رقوم ادا کر کے ان خزائن کو خرید لیا ہے۔ ۱۹۵۶ء تک یہ سب برآمد شدہ صحیفے وغیرہ مختلف مشہور مقامات پہنچ گئے تھے۔ اب اس پر مطالعہ، ترجمہ اور اشاعت کا کام ہو رہا ہے جو آئندہ دس سال تک جاری رہے گا۔ صرف اس غار سے برآمدہ ایک جلد میں بائیبل اور دو جلدوں میں دوسرے صحائف چھپنے کی توقع ہے۔ صرف بائیبل سے متعلقہ مسودات ایک سو کے قریب ہیں جن میں سے بعض ضخیم ہیں اور بعض ایک ایک پترے پر لکھی ہوئی ہیں غار نمبر ۵ میں سے غار نمبر ۴ کے مقابل بہت تھوڑا مواد ملا ہے۔ غار نمبر ۶ میں تعداد زیادہ ہے۔ اس کے بعد غار نمبر ۷ تا نمبر ۱۰ کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی نمبر ۱۱ کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا ہے۔ واللّٰہ اعلم بالصواب

بہرحال یہ بات واضح ہے کہ ان گیارہ غاروں میں زیادہ سے زیادہ دوسری صدی عیسوی تک کے لکھے ہوئے مسوّدات بائیبل اور انجیلیں ہیں۔ اس لئے اس وقت دنیا میں موجودہ بائیبل کے تمام نسخہ جات کے متعلق شک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں کہ کہیں ان کے تراجم اور نقول کرتے وقت تحریفات و تبدل حسب منشاء نہ کر لیا گیا ہو۔ آجکل جو ترجمہ کیا جا رہا ہے وہ اِلّا ماشاء اللّٰہ اگر یہ بدگمانی نہ کریں تو وہ اس طرح پر ہے کہ ہر لفظ اور محاورہ حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں بولی جانے والی زبان اور روزمرہ کی کسوٹی پر کسا جا رہا ہے۔ اور اصلی اور با ضابطہ متن وہ ہوگا جو مصری "پے پی راس" پر لکھا ہوگا یا پتھر اور مٹی کی تختیوں پر کندہ ہوگا

کیونکہ قدیم ترین یہی وہ چیزیں تھیں جن پر اس زمانہ میں لکھا جاتا تھا۔ اس کے بعد چمڑے، پترے اور دیگر دھاتیں وغیرہ استعمال میں آئیں۔ زبان کے محاورے اور روزمرہ کی تصدیق کے لئے بعض غیر متعلقہ مسوّدات کا سہارا لیا گیا ہے۔ مثلاً ایک طلاق نامہ ۱۱ء میں لکھا ہوا ملا ہے یا ایک شادی کا معاہدہ ہے۔ ایک زمینوں کی خرید و فروخت کا اقرار نامہ ہے۔ ایک بغاوت نامہ ۱۳۴ء کا ہے اسی طرح متعدد وثیقہ جات، رہن نامے، کرائے نامے، یہ سب عبرانی، آرامی، نبطی اور یونانی زبان میں ہیں۔ ان ہی میں سے صرف عہدنامہ عتیق پر مشتمل ہے، ان میں سے بعض بائیبل کی تفاسیر بھی ہیں۔

وادیٔ قمران کی اس دریافت سے بعض عیسائی اور مذہبی حلقوں میں تشویش بھی پائی جاتی ہے یعنی انہی فکر و تردد ہے کہ اگر صحیح تاریخی واقعات اور تعلیمات برسرِ کار ہو گئیں تو ایسا نہ ہو کہ ان کے موجودہ خود ساختہ معتقدات پر کوئی کاری ضرب لگے۔ بہرحال ہمیں اعتقاد رکھنا چاہیے کہ جن لسانی اور علمی ماہرین کے ہاتھوں میں یہ مسوّدات ہیں وہ اپنی طرف سے بڑی دیانت و امانت سے اس اہم کام کو سر انجام دے رہے ہیں۔ اور یہ بات ان کتب کے پڑھنے سے واضح ہو جاتی ہے جو اس وقت تک شائع ہو چکی ہیں۔ ۔۔۔ رضیہ ۔۔۔

جنوبی ہند کا اینٹی ہندی ایجی ٹیشن

تاثراتِ قیصر

کہتے ہیں کہ ایک پانی کی مچھلی دوسرے پانی میں نہیں اترتی۔ مگر یہ مچھلی عجیب تھی کہ گنگا جمنا کے میٹھے پانی سے نکل کر خلیج بنگال و بحر ہند کے کھارے پانی میں اُتر آئی۔ اگر وہاں اس کی زبان پر کانٹے نکل آئے اور حلق سوکھ گیا۔ تو اس میں کسی دوسرے کا کیا قصور۔

وہ بیل کتنا موٹا ہوگا۔ جو کھیتی چر گیا۔ جس کی سینکڑوں سال سے متواتر جل کر آب پاشی کر رہے تھے۔ اب وہ بیل خلیج بنگال کے کنارے بیٹھ کر جگالی کر رہا ہے۔ ذرا معدہ ہلکا ہو تو دوسری کھیتی میں منہ ڈالے۔ اسے معلوم نہیں کہ یہ چراگاہ کتنی تلخ ہے۔ یہاں ہر لقمے پر ہونٹ جلتے ہیں زبان سوکھتی ہے۔ اور دانت کھٹے ہو جاتے ہیں۔

وہ ذیک جوان رہبر ٹنڈن کو چاٹ چاٹ کر موٹی ہو گئی ہے جس میں چربیں ذکو

انسانوں کے نام بچے تھے اسے بہت سمجھایا کہ تو جنوب کا رُخ مت کر۔ مگر وہ ایک نہ مانی۔ اور شمال سے جنوب کی طرف بچھوے کی چال چلی۔ سوچا تھا کہ شاندار سواگت ہوگا۔ کوئی پھل کھلائے گا کوئی ناریل چڑھائے گا اور کوئی صندل کا لیپ کرے گا۔ مگر ان ناقدر دانوں نے اس بڑھیا کی کوئی قدر نہیں کی۔ کوئی اسے خلیج بنگال میں ڈبونا چاہتا ہے تو کوئی بحر ہند میں۔ اور کوئی تو اسے تنکانہ کے پہاڑوں میں ٹھکانے لگانے کی فکر کر رہا ہے۔

پہلے دھرم اتما لوگوں کا دل بیٹھی اور ہیوگی کے تصوّر سے لرزتا تھا۔ مگر اب ملک کی سہاگنوں پر "مرن برت" رکھا جاتا ہے۔ یتیم رو رہے اور بیوہ گھر اس زمانے میں اس کے لئے "مرن برت" رکھنے کی ضرورت ہے نہ "موّن برت" کی۔ یتیمو اور بیواؤ! تم صبر کرو۔ یقیناً اس آسمان کے نیچے تم پر ایسا ظلم کیا گیا جسے دیکھ کر تمہاری بھڑک اُٹھتا ہے۔ مگر تم معاف کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری آہ سوزاں سے شمال و جنوب کے جنگل میں آگ لگ جائے۔

سمیع اللّٰہ قیصرؔ ۲۵ء

درخواستِ دعا

میرے بھتیجے سید نعیم احمد سلمہٗ ابن سید فضل احمد سلمہٗ نے اس سال سینئر کیمبرج امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ الحمدللّٰہ! کامیابی کے لئے درویشان محترم سے درخواست کی گئی تھی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ فالحمدللّٰہ! ہم لوگ سارے درویشوں اور دوسرے بزرگوں کے ممنونِ احسان ہیں۔ جنہوں نے دعائیں کی تھیں۔

درویشانِ کرام اور بزرگانِ جماعت سے مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نعیم احمد سلمہٗ اور ان کے سب بھائیوں اور احمدیہ جماعت کے سارے نونہالوں کو باغِ اسلام کا سرسبز و شاداب شجر طیبہ بنائے۔ آمین۔

احقر سید اختر احمد اورینوی

وصــــــــایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کسی دوست کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔
ـــــــــ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۹۲۔ میں بی۔ ایم عبدالرحیم ولد محمد موسےٰ رضا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ یا منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو مجھے میرے بیٹوں کی طرف سے ماہوار اخراجات کے طور پر مل رہا ہے۔ میں اپنی تمام جائیداد اور تجارت اپنے بیٹوں کے نام منتقل کر چکا ہوا ہوں اور اپنے بڑھاپے کی وجہ سے خود تجارتی کام کرنے کے قابل نہ تھا لہذا یہ ۵۰/- روپیہ ماہوار ایک قسم کا گذارہ ہے جو مجھے میرے بیٹوں کی طرف سے مل رہا ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد بی۔ ایم عبدالرحیم ۱۴/۹/۶۴

گواہ شد ڈاکٹر محمد امام ولد محمد حسین صاحب — گواہ شد چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی
حال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ رروڈ ورث بنگلور نمبر ۲ — درویش قادیان حال وارد بنگلور

بقلم خود ۱۴/۹/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۰۹۔ میں کے احمد کنجی ولد موسےٰ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں کپڑے کی تجارت کرتا ہوں جس میں میرا بیس ہزار روپیہ سرمایہ لگا ہوا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مجھے اس تجارت کے ذریعہ قریباً دو صد پچاس روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد کے احمد کنجی موصی ۲۴/۱۰/۶۴ K. Ahmad Kunji

گواہ شد کے۔ پی اسو ولد ممون صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۱۰/۶۴ K.P. Assoo
گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴/۱۰/۶۴ S. Amir Ali

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ وصیت میں نے کہ اپنی جو وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کی ہے اس میں مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ کی رقم درج کرنے سے رہ گئی ہے یہ رقم میری جائیداد ہے۔ اور اس وقت ایک تجارت پر لگائی ہوئی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کاغذ کو بھی میری وصیت میں شامل کر لیا جائے۔

العبد کے احمد کنجی ولد موسیٰ صاحب ساکن کالیکٹ ۲۵/۱/۶۵
K. Ahmad Kunji

گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال کالیکٹ Amir Ali ۲۵/۱/۶۵
گواہ شد ایم کے حسن کویا صاحب ولد حاجی کنجاموں صاحب ساکن کالیکٹ معرفت انجمن احمدیہ ۲۵/۱/۶۵
M-K. Hasan Koya

وصیت نمبر ۱۳۵۲۳۔ میں ایم۔ پی کویاتی ولد باوا صاحب قوم احمدی پیشہ کلرک عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان جس کا رقبہ ایک سینٹ ہے اور جس میں چار کمرے ہیں ہم تین بھائیوں اور دو بہنوں کی مشترکہ ملکیت ہے۔ میرا حصہ ۱/۴ ہے یہ مکان محلہ نگرام تھم کالیکٹ میں ہے۔ قیمت تین ہزار ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میں اس وقت ملازمت کرتا ہوں۔ اور میری ماہوار تنخواہ ۱۲۱/۵ روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ایم۔ پی کویاتی موصی ۲۴/۶/۶۴ M.P. Koyaly

گواہ شد کے پی اسو صاحب ولد ممون صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۴/۶/۶۴ K.P. Assoo 24/10/64
گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال کیرالہ حال وارد کالیکٹ کیرالہ 24-10-64 S. Amir Ali

وصیت نمبر ۱۳۵۲۴۔ میں ٹی علی ولد کنج احمد صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زمین کا ایک ٹکڑا جس کا رقبہ چوتھائی ایکڑ ہے اور جس میں ہمارا سیمنٹی مکان بھی چھوٹا سا موجود ہے۔ محلہ مین چندہ کالیکٹ میں واقع ہے اور اس زمین اور مکان میں ہم دو بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ میرا حصہ ۱/۴ ہے زمین و مکان کی کل قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ ہے۔ میرا حصہ ۳۳۴/- روپیہ ہے (۲) میرے پاس ایک مکان ۱۵۰۰/- روپیہ میں رہن ہے۔ (۳) میرا تجارتی سرمایہ ۳۷۲۷/- روپیہ تین ہزار سات سو ستائیس کا ہے۔ جو دکان میں لگا ہوا ہے۔ گویا میری کل جائیداد ۵۵۶۱/- روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے تجارتی کاروبار سے ماہوار اندازاً ۱۵۰/- روپیہ آمد ہو جاتی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ٹی علی موصی ۲۳/۶/۶۴

گواہ شد کے۔ پی اسو صاحب ولد ممون صاحب صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ K.P. Assoo ۲۳/۶/۶۴
گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال کیرالہ حال وارد کالیکٹ ۲۳/۶/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۴۵۔ میں محمود احمد سلیم سہگل ولد میاں محمد عمر صاحب سہگل قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار آمد مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد M.A. SLEEM ۔ ۳۹ بی پرنسپ سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳۔ گواہ شد محمد شفیق ۳۹ بی پرنسپ سٹریٹ کلکتہ نمبر ۱۳۔ گواہ شد محمد نور عالم احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ ۲۰/۸/۶۴۔ گواہ شد محمد حنیف بقاپوری راقم الحروف ایڈیٹر بدر قادیان۔ حال وارد کلکتہ ۳۰/۸/۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۴۵۵۔ میں محمد شفیق سہگل ولد میاں محمد بشیر سہگل قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ پانچسو روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد شفیق ۳۹ بی پرنسپ سٹریٹ کلکتہ ۱۳
گواہ شد M.A. SALEEM محمد احمد سلیم ۳۹ بی پرنسپ سٹریٹ کلکتہ ۱۳ گواہ شد محمد نور عالم احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ ۲۸/۸/۶۴ گواہ شد۔ راقم الحروف محمد حنیف بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد کلکتہ ۳۰/۸/۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۵۶۔ میں کے۔ پی عبدالحمید ولد پی عبداللہ صاحب قوم موپلہ پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۸/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ یہ ایک مکان واقع کنا نور (کیرالہ) قیمتی دس ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے کاروبار میں مبلغ تین سو بیس روپیہ صرف ماہوار آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ماہوار اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بنیت وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد K.R. HAMID 3/B.A. BLOCK MAN ST Calcutta 15
گواہ شد محمد نور عالم احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کلکتہ ۳۰-۸-۶۴۔ گواہ شد مرزا منور احمد صادق ناظر بیت المال قادیان نزیل کلکتہ ۳۰-۸-۶۴۔ گواہ شد۔ محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال نزیل کلکتہ ۳۰-۸-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۴۷۵ میں میاں محمد رفیع ولد میاں محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ خاص ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۸-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے ماہوار مبلغ چھ سو روپیہ آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد رفیع نیشنل ہٹنری نمبر ۱۵ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ۔ گواہ شد۔ انوار احمد ۲۲ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ نمبر ۱۔ گواہ شد۔ سید احمد معرفت نیشنل ہٹنری نمبر ۱۵ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ نمبر ۱۔ گواہ شد۔ راقم الحروف محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان حال وارد کلکتہ ۳۱-۸-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۴۷۶ میں نذیرہ بی بی بیوہ شیخ ضیاء الدین مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۷۵ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۳۷ء ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تکریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جن کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ تین سو پچاس روپے جو میرے خاوند مرحوم کے ذمہ تھا وصول نہ ہو سکا لیکن میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی قیمت انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گی۔ غیر منقولہ جائیداد جس پر میں قابض ہوں اراضی ۷ گونٹھ آٹھ بسوا ہے جس کی موجودہ قیمت تخمیناً ۹۶۰/- روپے ہوگی۔ منقولہ جائیداد یعنی ایک جوڑا کنگن چاندی کا قیمت ۸ تولہ ۴۸/۲ روپے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بابت قیمت حصہ جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط المرقوم مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۶۴ء نشان انگوٹھا نذیرہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد بحروف اڑیہ شیخ احمد دین ابن موصیہ محلہ کرڈاپلی تکریا کٹک ۸-۱۲-۶۴۔ بقلم خود خاکسار سید صمصام الدین احمد عفی عنہ ولد مولوی سید اکرام الدین صاحب مرحوم آف سونگھڑہ سابق سلسلہ عالیہ احمدیہ موصی ۹۴۳۴ مقیم جماعت احمدیہ کرڈاپلی ڈاکخانہ تکریا ضلع کٹک اڑیسہ ۸-۱۲-۶۴۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرڈاپلی تکریہ ۸-۱۲-۶۴۔

وصیت نمبر ۱۳۵۲۵ میں کے پی احمد کویا ولد حاجی ممتوں صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

زمین پونے ایکڑ جس میں تین کمروں کا ایک مکان بنا ہوا ہے اور دوسرا مکان بھی اسی مکانیت کا ہے یہ جائیداد محلہ کلائی میں واقع ہے۔ اور اس کی قیمت خرید دس ہزار چار سو روپیہ ہے لیکن یہ ۲۵۰۰/- روپیہ قرض کے بار کے نیچے ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ علاوہ ازیں میری دکان کا سرمایہ تجارتی بھی ۱۰۰۰/- روپیہ کا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

مجھے تجارتی کاروبار سے اندازاً ۷۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت تازیست بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نوٹ:۔ میری زمین جس میں مکان بھی ہیں اس کے ضمن میں ناریل کا باغ بھی ہے اس سے جو آمد ہوتی ہے وہ بھی میں نے اوپر اپنی آمد میں شامل کر لی ہے۔ العبد۔ کے پی۔ احمد کویا موصی (دستخط بحروف ملیالم) ۲۴-۱-۶۴
گواہ شد۔ صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب۔ ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴-۱-۶۴۔ گواہ شد۔ کے پی استو ولد ممتوں صاحب۔ صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ K.P. ASSOO ۲۴-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۲۷ میں اے ایم حسن کویا ولد بچہ کویا صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ایک تجارت کا منیجر ہوں جس سے مجھے ۱۵۰/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد اے۔ ایم حسن کویا موصی ۲۴-۱-۶۴ A. M. Hassan Koya
گواہ شد ایم۔ پی۔ کویائی صاحب ولد باوا صاحب ساکن کالیکٹ معرفت انجمن احمدیہ کالیکٹ
گواہ شد صدیق امیر علی صاحب ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ
S. Amir Ali ۲۴-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۲۹ میں K.P. ASSOO ولد ممتوں صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) آرہ مشین Sallina Saw mills جو محلہ پودیاپالم کالیکٹ نمبر ۲ میں واقع ہے۔ مع زمین اس کی قیمت ۴۲۰۰۰/- روپیہ ہے (۲) فلور مل جو محلہ جیل روڈ کالیکٹ میں ہے اس کی زمین میری ملکیت نہیں ہے صرف فلور مل میری ہے۔ فلور مل کی قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے۔ (۳) تجارتی کاروبار میں میرا سرمایہ ۹۰۰۰/- روپیہ لگا ہوا ہے۔ (۴) بنک میں میرے ۱۶۰۰۰/- روپے جمع ہیں۔ گویا میری کل جائیداد چوہتر ہزار روپیہ یعنی ۷۴۰۰۰/- کی ہے۔ لیکن میرے کاروبار پر ۲۰۰۰/- روپیہ قرض بھی ہے۔ مجھے اپنے مذکورہ بالا کاروبار سے مبلغ ۲۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے میں اپنی مذکورہ بالا تمام جائیداد اور آمد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد کے۔ پی استو موصی ۲۴-۱-۶۴ K.P. ASSOO.
گواہ شد چوہدری فیض احمد گجراتی درویش قادیان حال وارد کالیکٹ بقلم خود ۲۴-۱-۶۴
گواہ شد۔ صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴-۱-۶۴

وصیت نمبر ۱۳۵۳۰ میں ایم موسیٰ ولد عبد الرحیم صاحب قوم احمدی پیشہ منیجری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے ماہوار ۷۵/- روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ایم موسیٰ موصی (دستخط بحروف انگریزی) ۲۴-۱-۶۴۔
گواہ شد۔ ایم۔ پی۔ کویائی ولد باوا صاحب ساکن کالیکٹ معرفت مسجد احمدیہ کالیکٹ ۲۴-۱-۶۴ (دستخط بحروف انگریزی) گواہ شد صدیق امیر علی ولد کنج احمد صاحب ساکن موگرال حال وارد کالیکٹ ۲۴-۱-۶۴ (دستخط بحروف انگریزی)

وصیت نمبر ۱۳۵۳۳ میں زبیدہ بی بی زوجہ مولوی محمد ابوالوفا صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) میرا حق مہر ۵۰۰/- روپیہ تھا جس میں سے ۲۰۰/- روپیہ اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ اور اس کا زیور بنوا لیا تھا۔ ۳۰۰/- روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔
(۲) زیور طلائی حسب ذیل ہے کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ ہار طلائی وزنی اندازاً دو تولہ۔ چوڑیاں طلائی چھ عدد وزن اندازاً اڑھائی تولہ۔ انگوٹھی طلائی وزن تین ماشہ۔ اس زیور کی موجودہ قیمت ۶۵۰/- روپیہ ہے گویا میری کل جائیداد مبلغ ۹۵۰/- روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر کوئی ہوگی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ زبیدہ بی بی موصیہ ۲۵-۱-۶۴ M. Zubaida Beebi

گواہ شد مولوی محمد ابوالوفا صاحب ولد مولوی موسیٰ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کالیکٹ شوہر موصیہ ۲۵-۱-۶۴ محمد ابوالوفا ۲۵-۱-۶۴ گواہ شد لی علی صاحب ولد کنج احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالیکٹ ۲۵-۱-۶۴ (دستخط بحروف انگریزی)

خبریں

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ آج لوک سبھا میں شاستری وزارت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر دو روزہ بحث شروع ہو گئی۔ تحریک پر جاسوشلسٹ پارٹی کے لیڈر شری ایس۔ این دویدی نے پیش کی تھی۔ اور اس میں سرکار پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ اڑیسہ کے دو سابق نکمے منتریوں شری بیرن مترا اور شری پٹنائک کے خلاف کورپشن کے معاملہ میں دوہرا کا اعلیٰ معیار برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ کیونکہ حکومت ان کی کورپشن کی پردہ پوشی کرتی رہی ہے۔ اور اس نے مرکزی تفتیشی بیورو کی رپورٹ پر کوئی کارروائی نہ کی۔ شری دویدی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سرکار قومی اہمیت کے مسائل کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے ملک کی اقتصادی حالت اور بھی بگڑ گئی۔ غذائی حالت اس سے بھی زیادہ خراب ہو چکی ہے قیمتیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور اس میں جو انٹی ہندی فسادات ہوئے اُن سے ظاہر ہے کہ حکومت حالات کا صحیح اندازہ نہیں کر سکی۔ ہنگامی صورت حال ایک مذاق بن کر رہ گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ کیرلہ کے چناؤ میں بایاں بازو کی کمیونسٹ پارٹی سب سے بڑی پارٹی بن کر نکلی ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوگوں نے سرکار کی مذمت کی ہے۔ آپ نے کہا کہ پارلیمنٹ کے وقار اور اس کے حقوق کا احترام نہیں کیا جاتا۔ حکومت کورپشن کو ختم کرنے کی خواہش مند نہیں۔ اور شری نندہ کے دعووں کے باوجود یہ کورپشن ختم نہیں کر سکی آپ نے کہا کہ ہوم منسٹر شری نندہ نے ہاؤس کو غلط اطلاع دی کہ مرکزی تفتیشی بیورو نے اڑیسہ کے سابق نکمے منتریوں کے خلاف کوئی تحقیقات نہیں کی۔ آپ نے کہا کہ حکومت نے دباؤ کی وجہ سے مرکزی تفتیشی بیورو کی رپورٹ کیبنٹ سب کمیٹی کو سونپ دی اور جن لوگوں نے رپورٹ تیار کی تھی انہیں پوچھا تک نہیں گیا۔ آپ نے شری مترا اور شری پٹنائک کے معاملوں میں مرکزی تفتیشی بیورو کی رپورٹ اور بیورو کے ڈائرکٹر شری کوہلی کے خط کے اقتباسات دے کر بتایا کہ اڑیسہ کے معاملہ میں نیز بہار اور میسور وغیرہ کے نکمے منتریوں کے معاملہ میں ناکام رہنے کی وجہ سے شاستری وزارت ملک پر حکومت کرنے کا حق کھو چکی ہے۔ آپ نے کہا میں یہ تحریک عدم اعتماد واپس لینے کو تیار ہوں بشرطیکہ حکومت یہ شرائط منظور کرے (۱) اڑیسہ کانڈ کے متعلق ایک وائٹ پیپر پیش کیا جائے جس میں سارا متعلقہ مواد بیان کیا جائے (۲) اڑیسہ کانڈ کے متعلق جوڈیشل انکوائری کرائی جائے (۳) موجودہ اڑیسہ وزارت کو برطرف کر دیا جائے کیونکہ موجودہ نکمے منتری شری بیرن مترا، پٹنائک اور شری نیل منی اتر کے خلاف بادی النظر کیس تیار ہو چکا ہے (۴) کورپشن کے معاملوں کے فیصلہ کے لئے ایک باضابطہ اور بااختیار ادارہ قائم کیا جائے جس میں سپریم کورٹ پبلک سروس کمیشن اور الیکشن کمیشن کے نمائندے شامل ہوں وغیرہ وغیرہ۔

ماسکو ۱۵ مارچ۔ سابق وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف جنہیں پچھلے اکتوبر میں اُن کے اپنے ہی ساتھیوں نے معزول کر دیا تھا۔ پرسوں پہلی بار پبلک میں دیکھے گئے۔ جبکہ آپ ایک پولنگ سٹیشن پر ووٹ ڈالنے کے لئے آئے آپ صحت مند اور خوش و خرم دکھائی دیتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اب آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ ایک پنشنر جیسا ہے ٹھیک ٹھاک سا ہے۔ پولنگ سٹیشن پر باہر کھڑے لوگوں نے آپ کو دیکھ کر خود بخود ہی خوشی میں تالیاں بجائیں۔ جس سے آپ کا دل گھبرا یا۔ اور جب آپ اپنی پرانی کار میں ووٹ ڈالنے کے لئے جانے لگے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے گئے۔ مسٹر خروشچیف کے دو باڈی گارڈ تھے۔ اور جب آپ پولنگ سٹیشن کی عمارت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوئے تو آپ نے مغربی ممالک کے اخباری نامہ نگاروں کو دوستانہ طور پر "ہیلو ہیلو" کر کے پکارا۔ ستر سالہ مسٹر خروشچیف اپنی بیوی کے ہمراہ اس کار میں بیٹھ کر ووٹ دینے گئے جس میں کہ وہ اپنی وزارت عظمٰی کے وقت بیٹھا کرتے تھے۔ آپ کی آمد سے کئی گھنٹے پہلے خفیہ پولیس کے آدمی پولنگ سٹیشن کے باہر گھوم رہے تھے۔ اور انہوں نے مسٹر خروشچیف اُن کی بیوی اور لڑکی کے پہنچنے کے لئے راستہ بنایا۔ نیز کسی بے ہجوم کو پیچھے کے راستہ سے ہٹا دیا۔

کانپور ۱۵ مارچ۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے کل یہاں کانگرس ورکروں میں تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو شخصیت پرستی کے خلاف خبردار کیا۔ آپ نے کہا کہ لیڈروں میں اندھا اعتماد رکھنے کی بجائے اُن کی پالیسیوں پروگرام اور کامیابیوں کا سرے سے جائزہ لینا چاہیئے۔ آپ نے کانگرس کے اندر گروپ بازی پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ کیرلہ کے چناؤ نے ویش کی تنظیمی کمزوری ظاہر کر دی ہے۔

محلہ احمدیہ قادیان میں ٹیلیفون

جملہ احباب کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی۔ کہ محلہ احمدیہ قادیان میں مندرجہ ذیل جگہوں پر دو ٹیلیفون لگائے گئے ہیں:۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ تعالیٰ　　ٹیلیفون نمبر ۳۴

(۲) نظارت امور عامہ　　″　　۳۵

احباب ٹیلیفون کے یہ نمبر نوٹ فرمائیں۔ اور حسب ضرورت ان دونوں نمبروں پر دن یا رات کے وقت فون کر سکتے ہیں۔ دس بجے رات کے بعد ٹیلیفون نمبر ۳۵ پر فون کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس ٹیلیفون پر چوبیس گھنٹے آدمی موجود رہتا ہے۔ جن دوستوں نے اپنے ٹیلیفون لگوائے ہوئے ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنے فون نمبر سے مطلع فرمائیں تاکہ حسب ضرورت یہاں سے فون کرنے میں سہولت رہے۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

درخواستہائے دعا

(۱) خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اس وقت میرے تین بچے مختلف اہم امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ (الف) حمید الحمید سلمہ جو میرے بھانجے اور داماد بھی ہیں۔ بی۔ ایس۔ سی فائنل کا امتحان بھاگلپور سے دے رہے ہیں (ب) میری لڑکی شیریں پروین سلیمہ "پٹنہ یونیورسٹی" سے بی۔ اے فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں جو ۱۳ اپریل سے شروع ہو گا (ج) میرا لڑکا ممتاز احمد ابھی سال بی ایس۔ سی پارٹ ون کا امتحان دے رہا ہے جو یکم مئی سے شروع ہو گا۔ عزیز ممتاز احمد نے بائیولوجی لیا ہوا ہے اور میڈیکل کے داخلے کے لئے کافی اچھی پوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے میں جملہ شفیق بزرگوں اور مخلص بھائیوں کی خدمت میں دلی عقیدت کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ ان سب بچوں کی اعلیٰ شاندار کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی علمی صلاحیتوں میں ترقی دے اور اعلیٰ دینی دنیوی انعامات کا وارث بنائے۔ آمین:

خاکسارہ رضیہ رخسار (پٹنہ بہار)

(۲) میرا ایک بچہ ایف اے کا امتحان دے رہا ہے جو ۹ مارچ سے شروع ہے۔ دوسرا ایم۔ بی بی ایس کا آخری امتحان دے رہا ہے دونوں بچوں کی نمایاں کامیابی اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست۔ نیز احباب جماعت سے اپنے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے کیونکہ میں بہت غریب ہوں اور زیر بار ہوں بچوں کی والدہ اکثر بیمار رہتی ہے اس کی شفایابی کے لئے اور تمام بچوں کے دیندار ہونے کے لئے جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار غلام احمد ساکن کا پوزہ سرینگر کشمیر

(۳) میرے ایک عزیز اور مخلص دوست جو صحابی کے بیٹے ہیں مکرم بشیر بھٹی صاحب ریڑھ کی ہڈی کی درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار یعقوب امجد از لاہور

(۴) خاکسار کا منجھلا لڑکا عزیز ظفر احمد سائنس کے تین سالہ ڈگری کورس آنرس حصہ اوّل کے امتحان میں شریک ہونے والا ہے۔ امتحان ۲۳ مارچ سے شروع ہے۔ نیز خاکسار کی لڑکی عزیزہ مبارکہ بیگم کا سکول فائنل امتحان ۱۵ مارچ سے شروع ہونے والا ہے احباب اور بزرگان سلسلہ سے عرض ہے کہ ان دو بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار سید کریم بخش۔ 56 مہر علی منڈل سٹریٹ کلکتہ نمبر ۲۳